www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

فکر و نظر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خود غرضی اور تعصبات ملی وحدت کے لیے عظیم فتنہ ہیں

انہیں گھر راہ دکھاؤ! ورنہ بکھر جاؤ گے

نوعِ انسانی مختلف امتیازات اور تعصبات میں مبتلا تھی۔ اللہ نے کرم کیا، کتاب پاک اتاری اور رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرما کر سب کو ایک لڑی میں پرو دیا۔ روٹھے ہوئے گلے مل گئے، بچھڑے پھر جڑ گئے، دشمنِ جاں بھائی بن گئے اور افتراق و انتشار کے روگی وحدت اور اتحاد کے مسیحا ہو گئے —— اپنے اس احسان کا خداوند کریم نے یوں ذکر فرمایا ہے:

وَاذْكُرُوا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ إِذْ كُنتُمْ أَعْدَاءً فَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ فَأَصْبَحْتُم بِنِعْمَتِهِ إِخْوَانًا (پ۴، آلِ عمران: ع۱۱)

"اور اپنے اللہ کا وہ احسان یاد کرو جب تم (ایک دوسرے کے) دشمن تھے، پھر اللہ تعالیٰ نے تمہارے دلوں میں الفت پیدا کی اور تم اس کے فضل سے بھائی بھائی ہو گئے۔"

فرمایا، آپ اس کے لیے اور جو بھی جتن کرتے، اتحاد و اتفاق کی یہ دولت حاصل نہ کر سکتے تھے:

لَوْ أَنفَقْتَ مَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا مَّا أَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ وَلَٰكِنَّ اللّٰهَ أَلَّفَ بَيْنَهُمْ ۚ إِنَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ○ (پ۱۰۔ الانفال۔ ع۸)

یعنی اگر آپ روئے زمین کے سارے خزانے بھی خرچ کر ڈالتے تو بھی ان کے دلوں میں الفت نہ پیدا کر سکتے، مگر (وہ تو) اللہ (ہی تھا جس) نے ان لوگوں میں الفت پیدا کر دی، بے شک وہ زبردست اور صاحبِ تدبیر ہے۔"

اور اس نعمت کے تحفظ کا علاج بھی خود ہی بتا دیا:

أَطِيعُوا اللّٰهَ وَرَسُولَهُ وَلَا تَنَازَعُوا فَتَفْشَلُوا وَتَذْهَبَ رِيحُكُمْ (الانفال، ع۶)

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

کہ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور آپس میں لڑو جھگڑو نہیں (ورنہ) تم ہمت ہار دو گے اور تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی۔

چونکہ انسان، انسان ہے، باہم الجھ پڑنا بعید از قیاس نہیں۔ ہو سکتا ہے کبھی لڑ بھی پڑے، تو فرمایا:

"فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا" (الحجرات: ع ۱) تو ان کے درمیان صلح کرا دو۔

وہ کیسے؟ فرمایا:

"فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ" (نساء-ع) پس اللہ اور اس کے رسول کی طرف رجوع کرو۔

یعنی ان کے احکام کی روشنی میں ان کے درمیان مفاہمت کرا دی جائے۔

تاریخ گواہ ہے کہ جب تک اس اصول پر عمل رہا، باہم بڑی سے بڑی لڑائیوں کے باوجود مشرق سے لے کر مغرب تک پوری ملتِ اسلامیہ متحد تھی۔ یہ بے کراں دنیا ایک ریاست تھی۔ ایک ہی ہمارا سیاسی سربراہ تھا، ایک ہی قوم مسلم تھی، ایک ہی جھنڈا تھا، ایک ہی فوج تھی، ایک ہی ہائیکورٹ اور ایک ہی انتظامیہ تھی، لیکن بعد میں جذبۂ اتباع میں جیسے جیسے کمی واقع ہوتی گئی، خود رائی اور خود مختاری کے اتنے ہی حلقے اور دائرے بنتے چلے گئے۔ جن کا نتیجہ آج ہمارے سامنے ہے کہ ایک ہی علاقے کے لوگ باہمی مناقشت اور بغض و عناد کے طویل چکروں میں الجھے ہوئے ہیں جو بلا شبہ کسی بھی قوم کو تباہ و برباد کرنے میں کوئی دقیقہ نہیں اٹھا رکھتے۔ یہی وجہ ہے کہ خداوند کریم نے مسلمانوں کو افتراق اور انتشار کے ہر رنگ سے روکا اور نہایت سختی کے ساتھ تنبیہ فرمائی:

وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ○ مِنَ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا شِيَعًا ط كُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُوْنَ ○ (پ ۲۱۔ الروم - ع ۴)

"اور (ان) شرک کرنے والوں میں سے نہ ہو جانا جنہوں نے اپنے دین میں تفرقہ ڈالا اور فرقے (فرقے) ہو گئے۔ جو (طریقہ) جس کے پاس ہے وہ اسی پر لٹو ہے"

رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"لا تباغضوا ولا تحاسدوا ولا تدابروا وكونوا عباد الله اخوانا"

کہ باہم ایک دوسرے سے کینہ نہ رکھو، حسد نہ کرو، اور نہ ایک دوسرے سے روٹھ کر رہو بلکہ اللہ کے بندے بن کر بھائی بھائی ہو کر رہو۔

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

اسلام نے اخوت اور اتحاد کو بہت زیادہ اہمیت دی ہے اور منافرت و منافشت کی ہر طرح سے نفی فرمائی ہے۔ انفرادی طور پر بھی اور اجتماعی طور پر بھی۔ مثلاً فرمایا:

"لا یحل لمؤمن ان یهجر اخاه فوق ثلثة ایام"

کہ کسی مومن کے لیے یہ روا نہیں کہ وہ اپنے مسلمان بھائی سے تین دن سے زیادہ قطع کلامی رکھے۔

اسی طرح اجتماعی طور پر منافشت کو قتل سے بھی مذموم گردانا۔

الفتنة اشد من القتل — کہ فتنہ (یعنی لڑائی جھگڑا اور فساد وغیرہ کرنا تو "قتل" سے بھی بدتر ہے۔

علاوہ ازیں باہم لڑائی جھگڑا اور فساد کو اس حد تک برا جانا کہ لیلۃ القدر جس میں عبادت کو ہزار مہینوں کی عبادت سے افضل قرار دیا گیا ہے — کی برکات اور انوار سے اس شخص کو محروم کر دیا جو اپنے کسی بھائی کے لیے اپنے دل میں کینہ اور بغض رکھتا ہے اور اس سے قطع کلامی کرتا ہے۔ یہی نہیں بلکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا کہ:

"مجھے لیلۃ القدر کا علم دیا گیا اور میں اپنے صحابہ کو اس کے بارے میں بتلانے نکلا کہ راستے میں دو مسلمانوں کو جھگڑتے دیکھا جس (کی نحوست) کی بنا پر یہ بات میرے ذہن سے نکل گئی۔"

اور اس کی حوصلہ شکنی یوں بھی فرمائی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے:

"ابلیس کا تخت پانی پر ہے۔ وہ شام کو اپنے چیلوں چانٹوں کی رپورٹیں سنتا ہے، کوئی کہتا ہے کہ میں نے آج قتل کروایا ہے اور کوئی یہ رپورٹ دیتا ہے کہ میں نے آج حضرتِ انسان کو زنا میں ملوث کیا ہے اور کوئی کسی اور برائی کا ارتکاب کروانے پر فخریہ طور پر اس کارنامے کا اظہار کرتا ہے — لیکن ابلیس ان سب کے بیانات سنتا جاتا ہے اور ان کو ہاتھ کے اشارے سے بیٹھنے کا حکم دیتا ہے حتیٰ کہ ایک شیطان یہ رپورٹ دیتا ہے کہ میں نے آج دو مسلمان بھائیوں کو آپس میں لڑوایا ہے تو ابلیس اپنے تخت سے اٹھ کر اسے گلے لگا لیتا ہے اور کہتا ہے "مرداں چنیں کنند" — کہ تم نے تو بہت بڑا کارنامہ سر انجام دیا ہے۔"

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

اور ابلیس کی یہ خوشی بجا ہے، عموماً محدود پیمانے پر لڑائی جھگڑا اور فساد لبعد میں فرقہ وارانہ آویزش یا طبقاتی اور نسلی عصبیت کا رنگ اختیار کر لیتا ہے اور اس وقت کوئی بھی قوم جس میں یہ وبائیں پھوٹ پڑتی ہیں، اپنی وحدت اور یک جہتی کو قائم نہیں رکھ سکتی۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے "عصبیت" کی مذمت کرتے ہوئے نہایت سختی کے ساتھ تنبیہ فرمائی کہ،

"لیس منا من دعا الی عصبیة ولیس منا من قاتل عصبیة ولیس منا من مات علی عصبیة" (ابو داؤد)

کہ جو شخص "عصبیت" (قوم، برادری، نسل یا علاقہ کی بے جا حمایت) کی طرف لوگوں کو بلائے، ہمارا اس سے کوئی تعلق نہیں! نیز جو شخص اس بے جا حمایت میں مر گیا اس سے بھی ہمارا کوئی تعلق نہیں!

حضرت واثلہؓ نے پوچھا،

"یا رسول اللہ! ما العصبیة؟ قال ان تعین قومك علی الظلم"

حضورؐ! عصبیت کسے کہتے ہیں؟ فرمایا، آپ کا اپنی قوم کی ناحق بات پر مدد کرنا۔

——— مشرقی پاکستان کا حشر ہمارے سامنے ہے، منافرت انگیز ذہنیت اور نعروں کا انجام ہم نے دیکھ لیا۔ اس کے باوجود، اب مغربی پاکستان میں بھی پنجابی، سندھی، بلوچ اور پٹھانی کے نعرے لگائے جا رہے ہیں اور ہمارے انتہائی نیک دل اور سادہ لوح عوام ان نعرے ایجاد کرنے والوں کو جو پوری ملت اسلامیہ کے لیے وبال جان بن رہے ہیں اور بنے آ رہے ہیں، ابھی تک نہیں پہچان سکے، ہم یہ سمجھتے تھے کہ اتنے جان کاہ چرکوں کے بعد ان کی آنکھیں کھل جائیں گی مگر افسوس! ابھی تک انہی لوگوں کو مسیحا سمجھا جا رہا ہے جو بجائے خود بیماری ہیں ——— ذرا سوچئے تو کہ جن لوگوں کو خدا اور رسول کی شرم نہیں وہ اس کی مخلوق سے کیا حیا کریں گے اور ملک اور قوم کا کیا بھلا چاہیں گے ——— جن کی زندگیاں اللہ اور رسول کی باغی ہیں، جو کلمہ پورا پڑھنا نہیں جانتے، جنہوں نے مسجد کا کبھی منہ نہیں دیکھا، جو روزے کے نام سے ناواقف ہیں، جو اول درجہ کے شرابی، کبابی، قرآن وحدیث سے بالکل بے خبر اور صحابہؓ اور بزرگانِ دین سے ناآشنا ہیں۔ انہی سے آپ یہ توقع رکھتے ہیں کہ وہ آپ کو متحد رکھیں گے ——— کیا اس لیے آپ نے ان کو ووٹ دیے تھے کہ وہ آپ کو صوبائی

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ